سوال

(335)اکٹھی تین طلاقیں دے کردوبارہ گھر بسانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ میں نے اپنی بیوی بلقیس کو14 ستمبر کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی تھیں ،اب میں اپنی بیوی کی منت سماجت کی وجہ طلاق سے رجوع کرکے اپنا گھر آباد رکھنا چاہتا ہوں ۔ قرآن وحدیث کے مطابق فتویٰ جاری کیا جائے کہ میں اپنا گھر آباد رکھ سکتا ہوں کہ نہیں ؟میں بحیثیت مسلمان یہ بیان کرتاہوں کہ میں نے اپن بیوی کو یہ پہلی طلاق دی ہے غلط بیانی کامیں خود ذمہ دار ہوں گا ۔ (سائل :اسرار احمد ولد محمد ایوب ساکن کھلابٹ ٹاؤن شپ سیکٹر نمبر 4 ہری پور ہزارہ حال میواتی محلہ کوٹ لکھپت اکبر شہید روڈ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

:بشرطیکہ یہ پہلی طلاق ہواور طلاق نامہ اصل واقعہ کے عین مطابق ہو توصورت مسؤلہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے ، جیسا کہ صحیح احادیث میں ہے ۔

1 ۔ عَن بن عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكرٍ وَسَنَتَينِ مِن خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً(مسلم : باب الطلاق ج 1 ص 477.)

''حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کے عہد سے لے کر حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دو برسوں تک اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی شمار ہوتی تھی ۔،،

عن ابن عباس، قال : طلق رکانۃ بن عبد یزید ۔ امرأتہ ثلاثاً فی مجلس واحد، فحزن حزناً شدیداً، قال : فسألہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف طلقتہا قال ثلاثاً فی مجلس واحد قال فقالہ إنما تلک واحدۃ، فأرتجہا فتراجعا((اخرجہ احمدوابویعلی وصحہ ونیل الاوطار ج 6 ص 232 ۔فتح الباری ج 9 ص 316)

حضرت رکانہ اپنی بیوی کواکٹھی تین طلاقیں دے کر بڑے غمگین ہوئے ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ تو ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے تم رجوع کرلیں توانہوں نے رجوع کرلیا ۔

3 ۔ ایک ہزار صحابہ :

حضرت ابن عباس ، حضرت ابن مسعود، حضرت علی ، حضرت زبیر ، حضرت ابوسیٰ اشعری ، حضرت عبدالرحمان بن عوف وغیر ہم ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کا بھی یہی فتویٰ

اور مذہب ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے ۔

4۔ علمائے احناف میں سے امام محمد بن مقاتل رازی حنفی ، مفتی عتیق الرحمن عثمانی حنفی ، علامہ سعید احمد اکبر آبادی حنفی ، محقق شہیر و مولف شمس پیرزادہ اور مشہور بریلوی حنفی عالم دین کرم شاہ آستانہ عالیہ بھیرہ کی راجح رائے بھی یہی ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شرعا ہوتی ہے ۔

5۔ امام ابن تیمیہ ، امام ابن قیم ،امام داؤد ظاہری ، شیخ الکل السید نذیر حسین دہلوی اور شیخ الاسلام ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری قدس اسرارھم کا بھی یہی فتویٰ ہے ۔ (کتاب مقالات علمیہ : ص238 : ج2 وفتاوی ثنائیہ ج2 ص227.)

خلاصہ اور فیصلہ :

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ معتبرہ قویہ ، مرفوعہ ، متصلہ اور ایک ہزار سے زائد صحابہ وبعض تابعین اور محقیقن علمائے امت کے مطابق صورت سوال میں بشرط صحت سوال ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے اور یہ طلاق حسب وضاحت خط کشیدہ 2002۔9۔14 کو دی گئی ہے اور آج مورخہ 2002۔10۔15 ہے ،لہذا عدت باقی ہے اور نکاح سابق قائم اور بحال ہے پس طلاق دہندہ اسرار احمد مذکور اپنی بیوی بلقیس بی بی سے رجوع کر کے اپنا گھر آباد رکھ سکتا ہے ۔ حلالہ کی ہر گز ضرورت نہ ہے حلالہ ویسے بھی بحکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم لعنتی فعل اور بے غیرتی کا مظہر ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی کارروائی کا ہر گز دار ذمہ ہوگا -

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص823

محدث فتویٰ